اداریہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم قارئین کرام!

اس وقت رشد کا نواں شمارہ (جنوری تا جون 2018ء) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس شمارے کا پہلا مقالہ "تحقیق حدیث میں از روئے متن شذوذ اور علت کی مباحث: ایک تحقیقی مطالعہ" کے عنوان سے ہے۔ شذوذ اور علت کی ابحاث روایت حدیث کی تحقیق کی اہم اور گہری ترین مباحث میں سے ہیں۔ اس مقالے میں متن حدیث میں شذوذ اور علت کی پہچان کے اصول وضوابط کا تعارف کروایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بتلایا گیا ہے کہ حدیث کی تحقیق میں سند کی تحقیق اور متن کی تحقیق یہ دو معیارات الگ الگ نہیں ہیں بلکہ حدیث کی تحقیق کے تمام اسالیب میں اصل مدار سند ہی ہے۔ حدیث کے متن کی تحقیق سے متعلق جتنی مباحث ہمیں اصول حدیث کی کتب میں ملتی ہیں، ان کا آخری نتیجہ بھی یہی ہے کہ سند کی دوبارہ یا سہ بارہ تحقیق ہو جائے۔ پس حدیث کے متن کی تحقیق کے لیے نقد روایت کے نام نہاد درایتی معیار کو مستقل معیارِ تحقیق قرار دینا درست طرز عمل نہیں ہے۔

شمارے کا دوسرا مقالہ " تبدیلی احکام پر اولیات عمر رضی اللہ عنہ سے استدلال اور اس کا تجزیہ " کے موضوع پر ہے۔ "اولیات عمر رضی اللہ عنہ" سے مراد وہ احکامات ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے پہل اپنی خلافت میں جاری فرمائے۔ مقالہ نگار کے مطابق متجددین کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ "اولیات عمر رضی اللہ عنہ" اس بات کی دلیل ہیں کہ احوال وظروف کے تبدیل ہو جانے سے شرعی احکام بھی بدل جاتے ہیں۔ اس کے برعکس مقالہ نگار نے یہ ثابت کیا ہے کہ "اولیات عمر رضی اللہ عنہ" کا تعلق شرعی احکام کی منسوخی سے نہیں ہے بلکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شریعت کی عمومی تعلیمات کا فہم ہے جو کہ انہوں نے بطور قانون نافذ اور لاگو فرمایا۔ مقالہ نگار کے مطابق اس مسئلے میں متجددین کی طرف سے جو امثلہ پیش کی گئی ہیں، ان میں استدلال کی غلطی موجود ہے۔

تیسرا مقالہ "عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق نوجوانوں کی تربیت: حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں" کے عنوان سے ہے۔ اس مقالے میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کی تربیت اور کردار سازی میں کن اصولوں کو مد نظر رکھا تھا تا کہ آج کے مصلحین بھی انہی اصول ومبادی کی روشنی میں نئی نوجوان نسل کی تربیت میں اہم کردار ادا کر سکیں۔

چوتھے مقالے کا موضوع" عصر حاضر میں عورت کی معاشرتی حیثیت (قرآن وسنت کی روشنی میں)" ہے۔ مقالہ نگار نے قبل از اسلام کے جاہلی معاشروں میں عورت کی حیثیت کو بیان کرنے کے علاوہ جدید مغرب نے حقوق نسواں کی تحریکوں کے بدولت جو حقوق عورت کو عطا کیے ہیں، ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد مقالہ نگار نے اسلام میں عورتوں کو دیے جانے والے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے جدید عورت کے حقوق، اور اسلام میں عورت کے حقوق کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو جو حقوق دیے گئے ہیں، وہ تاحال کسی خطے، مذہب یا ازم میں نہیں دیے گئے۔ اور عام طور عورتوں کو حقوق دینے کے نام پر یوں استحصال کیا گیا ہے کہ ان پر حقوق کے نام سے مزید ذمہ داریاں ڈال دی گئیں۔

مزید بر آں جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ماضی قریب میں یہ مجلہ بین الاقوامی سطح کے اعلیٰ تحقیقی معیار کے مطابق شائع ہوتا رہا ہے جس کی شہرت کی ایک بڑی وجہ علم قراءات کے خصوصی موضوع پر شائع ہونے والی وہ 3 ضخیم جلدیں بھی تھیں جو تقریباً 3000 صفحات پر مشتمل تھیں اور بلاشبہ اس اہم موضوع پر ہندوستان کی گذشتہ 3 صد سالہ تاریخ میں اتنا جامع اور معیاری تحقیقی کام اس صورت میں موجود نہیں ہے۔ بتوفیق ایزدی اسی سلسلے کا آخری اور چوتھا خاص نمبر آج کل تکمیل کے آخری مراحل میں ہے، جس میں دیگر اہم علمی مقالات کے علاوہ اس فن پر موجود وسیع لٹریچر اور سابقہ تمام "رُشد قراءت نمبرز" کے مختلف پہلوؤں سے بنائے گئے قیمتی اِشاریہ جات بھی شامل ہوں گے۔ جن اَحباب کے پاس سابقہ "رشد قراءات نمبرز" کی یہ جلدیں موجود ہیں، وہ اس سلسلے کے اس آخری خاص نمبر کو بھی اپنے ریکارڈ میں شامل کرنے کے لیے ابھی سے رابطہ فرمائیں کیونکہ اس خاص نمبر کی اشاعت محدود تعداد میں کی جارہی ہے۔

والسلام

مدیر مجلہ

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر